



دُفّارِ صحابہ رضی اللہ عنہم

کیوں ضروری ہے؟

خطاب لاجواب

شمشیر بے نیام وارث شہداء شہنشاہ خطابت، فخر اہل حق

حضرت علامہ غازی اور نگزیب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

ابومعاویہ جافظ محمد مکی احمد حقانی
فاضل جامعہ حقانیہ



پسند فرمودہ

پیر طریقت ولی کامل

حضرت خلیفہ عبد القیوم صاحب
سرپرست اہلسنت والجماعت پاکستان

نائبر

جرور اکیڈمی پاکستان

دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کیوں ضروری ہے؟

خطاب لاجواب شمشیر بے نیام فخر اہلسنت قائد کراچی
حضرت علامہ غازی اورنگزیب فاروقی حفظہ اللہ تعالیٰ

مرتب

ابومعاویہ حافظ محمد یحییٰ احمد حقانی
فاضل جامعہ حقانیہ

ناشر

جسروار اکیڈمی پاکستان

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان
۴	حرف اول
۶	تقریظ
۷	تقریظ
۸	انتساب
۹	عرض ناشر
۱۱	خطب
۱۲	تمہید
۱۳	دفاع کب اور کیوں ہوتا ہے؟
۱۳	دفاع نہ کرنے والا بے غیرت ہوتا ہے
۱۴	جتنی چیز اہم ہوگی مخالفت اتنی زیادہ ہوگی
۱۵	جس چیز پر بھی حملے کا خطرہ ہو دفاع ضروری ہے؟
۱۶	چیز جتنی قیمتی ہو دفاع اتنا ضروری ہوتا ہے
۱۷	جو ماں کی عزت کی حفاظت نہ کر سکے وہ غیرت مند نہیں
۱۸	ایمان سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت نہیں
۱۸	اگر ایمان بچانا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع کرنا پڑے گا
۱۹	میرا سب کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
۲۰	صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر ایمان قابل قبول نہیں ہے

صفحہ نمبر	عنوان
۲۱	کون کہتا ہے ہم نے نعرہ چھوڑ دیا؟
۲۲	صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملہ ایمان پر حملہ ہے
۲۲	ہمیں دفاع کی ضرورت کیوں پڑی؟
۲۳	صحابہ رضی اللہ عنہم کو مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو
۲۴	ہماری طرف سے دفاع رد عمل ہے
۲۵	حق نواز تب بولا جب صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر لکھا گیا
۲۶	ہمارا جرم کیا ہے؟
۲۷	میں خوشبو والی موت چاہتا ہوں
۲۸	نئی جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی؟
۲۸	چھیڑو گے تو چھوڑیں گے نہیں
۲۹	نسبت صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑ گئی تو اعظم طارق رضی اللہ عنہ چمکتا ہوا نظر آتا ہے
۳۰	صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع خود خدا نے کیا
۳۰	دنیاۓ شیعیت کو چیلنج
۳۲	حسن انتخاب

حرف اول

ابو معاویہ حافظ محمد یحییٰ احمد حقانی فاضل وفاق المدارس العربیہ و جامعہ حقانیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی الہ اصحابہ اجمعین

اللہ جل جلالہ لم یذل ولا یزال کا احسان ہے کہ ہم کو علمائے حق علمائے دیوبند میں سے قافلہ حق کے ساتھ وابستہ فرمایا، اللہ پاک کے پاک پیغمبر ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ المراء مع من احب۔ قیامت کے دن ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت ہوگی رب کریم کا شکر ہے کہ ہمیں مقدس جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت اور نسبت عطا ہوئی۔ اللہ پاک قیامت کے دن ہمارا حشر نشر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ فرمائیں آمین۔

اللہ رب العالمین نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا جن کا احاطہ ناممکن ہے ان نعمتوں میں سے ایک نعمت عظمیٰ و علمہ البیان بیان کی اور خطابت کی ہے۔ خطابت کا ملکہ عطاء خداوندی ہے خالق کائنات نے یہ نعمت علامہ غازی اور نگ زیب فاروقی صاحب کو عطا فرمائی۔ دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے عنوان پر حضرت فاروقی مدظلہم کی پرمغز اور تقریر تحریری شکل میں لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں علامہ علی شیر حیدری صاحب شہید رحمہ اللہ کا آخری خطاب مشن حق نواز مشن اکابر ہے اور شہید اعظم مولانا محمد اعظم طارق شہید کے افکار اعظم کی مقبولیت کے بعد بجد اللہ شیر اسلام غازی ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم علامہ اور نگ زیب فاروقی کا دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کیوں ضروری ہے؟ خواہش تھی کہ اگر ان کو تحریری شکل دی جائے تو اس سے ایسے بہت سے لوگ مشن جھٹکوی شہید اور دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقدس مشن سے وابستہ ہو سکتے ہیں جو کسی جلسہ میں نہیں جاسکتے وہ اس کتنا بچے کو آسانی سے پڑھ کر ہمارے مشن و موقف کو سمجھ سکتے ہیں یہ اس مرد قلندر کی آواز ہے جن کو شمشیر بے نیام غازی ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم جرات کی چٹان جرات کا پہاڑ شہنشاہ خطابت علامہ اور نگ زیب فاروقی صاحب کے نام سے پہچانا جاتا ہے جس پر دشمنان اسلام دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کئی بار قاتلانہ حملہ کر کے اپنے مذموم عزائم کی کوشش کی لیکن میں کروڑوں سلام پیش کرتا ہوں اس مرد غازی کو کہ ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا بلکہ اور جرات و استقامت کے ساتھ دشمنان صحابہ کو لاکارا ہے اللہ کریم اس مرد

غازی کی مکمل حفاظت فرمادیں اور تادیر اس کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھیں امین۔
 فانوس بن کے جس کی حفاظت ہو کرے
 وہ شمع کیا بجھے کہ جسے روشن خدا کرے

علامہ غازی صاحب کا دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ۱۵ ستمبر ۲۰۱۱ء پشاور کا یہ خطاب ہے جس کے اندر جھنکوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تڑپ، ایثار شہید کا ایثار، علامہ فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف قیادت، اعظم شہید کی لکار اور حیدری شہید کی خطابت موجود ہے جس میں آپ کو اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت و استقامت اور حیدری شہید کا انداز نظر آئے گا یہ اس شخصیت کی دل کی آواز ہے جو دشمن صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھ رہا ہے اور کیوں نہ ہو آخر جس کو علامہ حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ نے پیار سے بیٹا کہا ہو، آخر کیوں نہ ہو جس نے تربیت آپ کے اور میرے محبوب قائد محبوب جرنیل مولانا اعظم طارق شہید سے حاصل کی ہو۔ دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے عنوان پر اس مرد جری مرد غازی کا یہ خطاب اہل سنت کے کارکنان خصوصاً خیر بختونخواہ کے کارکنان کے لئے عظیم تحفہ ہے جسے پڑھ کر مشن جھنکوی کی ترویج کا ذریعہ بنے گا اور دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے تلوار کی حیثیت رکھے گا (ان شاء اللہ)۔
 آخر میں اپنے تمام دوست و احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں خصوصاً برادر مولا نارجم بخش جردار صاحب کے جنہوں نے اس کی اشاعت کا ذمہ اٹھایا اور مولانا کلیم اللہ صاحب آف چودھواں جنہوں نے شب و روز اس کی جمع و ترتیب میں اس کا رخیہ میں میرے دست و بازو بنے۔ اللہ پاک ہم سب کو اس قافلہ حق کے ساتھ آخری دم تک جرأت و استقامت کے ساتھ وابستہ رکھے اور عزت و عظمت اور ایمان والی موت عطا فرمائے۔

رب کریم تمام قائدین و کارکنان خصوصاً علامہ اورنگزیب فاروقی حفظہ اللہ تعالیٰ کی اور ہم سب کی حفاظت فرمائیں آمین۔ اللہ پاک ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

اسے بجھا نہ سکے گی ہوا زمانے کی
 جلا کے چلے ہیں لہو سے جو ہم چراغ سحر

ابومعاویہ حافظ محمد یحییٰ احمد حقانی
 ناظم و مدرس مدرسہ نجم المدارس گلپنڈی
 ۷ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۰۱۴ء

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولی کامل پیر طریقت حضرت خلیفہ عبد القیوم صاحب مدظلہ العالی

سرپرست اعلیٰ اہل سنت والجماعت

ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم پر جانثاروں کے گلشن کا پھول جناب برادرم عزیز اور عظیم غازی حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی زندہ شہادت کی تصویر جو جیل استقامت قائدین کی شہادت کی تصویر ہیں۔ قائدین کے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم پر قربان ہو جانے کے بعد میدان شہادت میں گونج کر لکار کے ساتھ دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ہم فقیروں کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لکار جرأت اور بہادری کو تکمیل ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کا سبب بنائے۔ اس مرد میدان کو کامیاب فرما کر سرخرو کرے آمین۔ امین مشن جھنکوی جس ولولے شوق اور بہادری سے چل رہے ہیں دشمن حکمرانوں اور اپنوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ جوانی جوش جذبہ محنت میں برکت برکت عطا فرمائے آمین۔ کامیاب فرما کر ملک میں خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ کا سبب بنائے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کرنے کی شمع روشن کرنے والے کی حفاظت فرما کر صحابہ کی محبت سے مسلمانوں کے سینوں کو روشن کرنے میں کامیاب فرمائے۔ آمین دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے موضوع پر شیر کراچی علامہ غازی اونگ زیب فاروقی صاحب کے پیشاور کا خطاب جو عزیزم مولانا قاضی یحییٰ احمد حقانی نے بڑی جانفشانی سے ترتیب دے کر اہل سنت نوجوانوں کے لئے عظیم تحفہ دیا۔ اس سے قبل موصوف مولانا یحییٰ احمد حقانی نے علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ کا آخری خطاب اور شہید اعظم مولانا اعظم طارق شہید کا نفاذ شریف کانفرنس سے خطاب افکار اعظم تحریری شکل میں لا کر بڑا احسان فرمایا اللہ جل جلالہ مولانا یحییٰ احمد حقانی کی یہ کاوشیں قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائیں اور ذریعہ نجات فرمائیں۔ حضرت فاروقی صاحب مدظلہ کا یہ خطاب دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کیوں ضروری ہے؟ ہر کارکن لے کر مشن حق نوازی کی ترویج کا ذریعہ بنائے ہر کارکن کو مشن اور دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم سے سرشار کرنے والے اور نگ زیب فاروقی صاحب کے ولولہ انگیز بیانات نوجوانوں کو طوفانی تحریک چلانے اور بجھے ہوئے چراغوں کے روشن ہونے کا سبب بنیں گے۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ ہم مشن کی تکمیل میں کامیاب ہو جائیں گے۔ والسلام

پیر طریقت حضرت خلیفہ عبد القیوم صاحب مدظلہ العالی

سرپرست اعلیٰ اہل سنت والجماعت

تقریظ

استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا محمد زمان صاحب حقانی
صدر مدرس مدرسہ نجم المدارس کلاچی

علامہ غازی اور نگزیب صاحب فاروقی نے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کیوں ضروری ہے؟ کے موضوع پر سیر حاصل مدلل بیان فرمایا ہے، جسے ہمارے عزیزم ابو معاویہ حافظ یحییٰ احمد حقانی نے مرتب کر کے شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور مجھے اس پر کچھ معروضات پیش کرنے کی درخواست کی، ایسے موضوعات پر لکھنا مقولہ لکل فن رجال کے تحت ماہرین فن ہی کے لئے مناسب ہے لیکن عزیز موصوف کے بار بار اصرار پر چند سطور مجلس خیر میں شریک ہو جانے کی غرض سے لکھ رہا ہوں۔ چنانچہ علامہ صاحب نے عنوان کے پہلے لفظ دفاع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”دفاع کب، کیوں، کیا اور کیسے ہوتا ہے اور کون کرے گا؟“۔ پھر ان سب کی وضاحت خارجی، مادی مثالوں سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سب سے زیادہ قیمتی چیز اس کائنات میں اگر ہے تو وہ ”ایمان“ ہے۔ استشہاد میں آیت ”وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ“ الایۃ پیش کی۔ فرمایا ایمان کا دفاع ضروری ہے اور ایمان کے دفاع (بچانے) کے لئے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کرنا پڑے گا یعنی دوسرے الفاظ میں ”ایمان کے دفاع کا مطلب صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع ہے“ پھر اس کا مدلل مفصل تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا اس لئے کہتا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم صرف صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں صحابہ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہیں۔ بہر حال میں اس کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ تقریر اس انداز سے حُب صحابہ رضی اللہ عنہم کی انجنت اور دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم سے نفرت میں انتہائی مؤثر ثابت ہوگی اور ”لیس الخیر کالمعاینہ کا مصداق بھی اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کو حق گوئی اور مرتب عزیز کو اس کی اشاعت پر اجر عظیم سے نوازیں آمین۔“

محمد زمان مدرس نجم المدارس کلاچی

۷ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

انتساب

والدین کریمین کے نام کہ جن کی دعاؤں اور تربیت سے بندہ
اس مقام تک پہنچا۔ جملہ شہدائے ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم وغازیان
اسلام کے نام کہ جن کے خون کی سرخی سے دنیائے شیعہ آج
بھی لرزہ بر اندام ہے

سلام اے راہ حق کے شہید و سلام

باسمہ سبحانہ تعالیٰ عرضِ ناشر

از قلم رحیم بخش حبر وار

قائد کراچی، جبلِ استقامت، وارثِ شہدائے ناموسِ صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت علامہ غازی اورنگزیب فاروقی صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت لاشک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا عظیم شاہکار ہیں

خلاق عالم نے حسن سیرت اور ذکاوت سے ایسا نوازا ہے کہ قیق سے دقیق مسائل کو حل کرنے، سمجھنے اور پھر قوتِ حافظہ سے اسے محفوظ رکھنے میں وہ اپنی مثال آپ ہیں ہر جگہ اور ہر کانفرنس میں مخصوص رٹنی ثانی تقریر اور خطاب کے قائل نہیں ہیں بلکہ ہر کانفرنس کے عنوان اور موضوع کو سامنے رکھ کر خطاب فرمانا حضرت کا خاصہ ہے اور پھر اس انداز میں بولتے ہوئے موتی بکھیرتے ہیں کہ سننے والے علماء، فضلاء اور محقق ششدر رہ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ تادیر ہم پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

بندہ کو بھی چونکہ تصنیف و تالیف کا ٹھوڑا سا ذوق حاصل ہے اور قدرے اس میدان میں بجم اللہ تعالیٰ قدم رکھنا بھی نصیب ہوا ہے۔

جن میں سے چند ایک اپنی تصنیف کردہ ہیں تو چند ایک حضرات قائدین و اکابرین کی تقاریر ہیں حضرت قائد محترم علامہ مسعود الرحمن عثمانی صاحب مدظلہ کا مشہور خطاب ”زخمی ہے کارواں مگر حوصلوں کا طوفان“ اور جرنیل اسلام، جبلِ استقامت حضرت علامہ محمد اعظم طارق شہید کا حال ہی میں شائع ہونے والا خطاب لا جواب بنام ”افکارِ اعظم“ انہی تقاریر کا مجموعہ ہیں اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے بندے کی خواہش تھی کہ ہمارے کراچی سے دریافت ہونے والے گوہرِ نایاب اور سنی قوم کے عظیم ہیرو و قائد کراچی حضرت علامہ غازی اورنگزیب فاروقی صاحب مدظلہ العالی کی کوئی تقریر افادہ عام کے لئے شائع

کردی جائے۔ بندہ نے اس خواہش کا تذکرہ برادرِ مولانا حافظ محمد یحییٰ احمد حقانی صاحب سے کیا تو حضرت نے فرمایا لکھ کر میں آپ کو دوں گا باقی آپ جانیں اور آپ کا کام۔

بہر حال حضرت نے لکھ کر بھیج دیا مگر ایک شرط لگائی کہ آپ بھی اس پر کچھ لکھیں یہ سن کر بندے کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی کیونکہ ”من آثم کہ من دانم“ کہاں حضرت فاروقی کی شخصیت، کہاں حضرت کے علمی نکتے اور کہاں بندہ ناچیز۔ مگر پھر فوراً ذہن میں یہ حدیث آئی کہ ”المرء مع من احب“ کہ آدمی قیامت والے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا تھا دنیا میں: پھر یہ سوچ کر چند جملے تحریر فرمادیئے ورنہ ہم کیا اور ہماری تحریر کیا۔ بس اساتذہ کرام کے پڑھائے ہوئے چند اسباق ہیں جو زخمی دل و ارثانِ کاروانِ جھنکوی شہید کے دیوانوں کی حوصلہ افزائی اور ہمت بڑھائی کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت قائدِ محترم کی سرپرستی ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے، مرتب و ناشر سمیت جملہ متلاشیانِ حق اور مشنِ جھنکوی شہید کے قائدین اور کارکنان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

رحیم بخش جروار

14-2-2014

رحیم بخش جروار

۱۴/۲/۲۰۱۴

خطبہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين
محمد خاتم النبيين وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين لا سيما
على الخلفاء الراشدين المهديين، ولعنة الله على اعدائهم
الرافضين الكافرين المرتدين الى يوم الدين۔ ونشهد ان لا اله الا الله
وحده، ونشهد ان سيدنا و مولانا محمدًا عبده ورسوله۔

اما بعد: ... فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرَاهُمْ رُكْعًا سَجِدًا لِّيَبْتَغُوا مِنَّا اللَّهُ وَرِضْوَانًا... الخ۔

(سورۃ فتح پارہ ۲۶ آیت ۴۹)

وقال الله تبارك وتعالى في مقام آخر: فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ

اهْتَدَوْا۔ (سورۃ بقرہ پارہ ۱ آیت نمبر ۱۳)

وقال النبي ﷺ ان الله اختارني واختار لي اصحابي صدق الله العظيم وبلغنا
رسوله النبي الامتي الكريم ونحن على ذلك من الشاهدين والشاكرين،
والحمد لله رب العالمين:

زباں پر مؤمنوں کے جب بھی ذکر تاجدار آئے
تو اُس کے بعد لازم ہے کہ ذکر چار یار آئے
بُوکرمؓ و عمرؓ عثمانؓ وحیدرؓ باغباں جب ہوں
پھر کیونکر نہ باغ مصطفیٰ میں بہار آئے
مقتل سے اپنی یاری ہے اب دار پُرانا لگتا ہے
صدیوں سے کتنا سیکھا ہے ہر وار پُرانا لگتا ہے
تم سنگ اٹھاؤ یا خنجر بات جو ہے وہ کہنی ہے
یہ ظلم و تشدد سرکاری سرکار پُرانا لگتا ہے

تمہید

واجب الاحترام قابل صدا احترام معزز مکرم محترم ذی وقار علماء کرام معززین علاقہ سربکف سرفروش مجاہد موحد غیرت مند دوستو ساتھیو توحید و سنت کے پروانو۔ آج ۱۵ ستمبر ۲۰۱۱ء آپ کے شہر پشاور میں دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے عنوان سے معنون اس بابرکت، مبارک، بارونق روح پرور اجتماع میں آپ حضرات سے مخاطب ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں دعا گو ہوں خُداوند قدوس مجھے سچ و حق کہنے کی توفیق عطا فرمائیں اور آپ اور ہم سب کو حق بات سننے سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین

اسٹیج پر معزز علماء کرام اہلسنت والجماعت پشاور کے قائدین تشریف فرما ہیں شاہزادہ اہل سنت سابق (mpa) جناب محترم حکیم ابراہیم قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، قائد پشاور جناب اسمعیل درویش صاحب دامت برکاتہم العالیہ مفتی صاحب، بابو بھائی دیگر ذمہ داران یہاں موجود ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی غیرت، دینی حمیت، اور دینی جذبہ سے سرشار فرمائیں۔ کافر نس کا عنوان ہے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم۔ میرا مزاج ہے اور میری کوشش ہوتی ہے، میں عنوان ہی کی مناسبت سے کچھ گزارشات اپنے آنے والے سامعین کے گوش گزار کروں تاکہ وہ اشتہار کے عنوان کو سمجھیں اور سمجھ کر جائیں۔

دفاع کب اور کیوں ہوتا ہے؟

دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذات، اہمیت، عزت، عظمت، منقبت، تعریف کہاں ہے؟ کس کس نے کی ہے؟

ہر ایک تفصیلی عنوان ہے۔ لیکن چونکہ اشتہار میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے پہلے لفظ دفاع ہے۔ اس لئے میں دفاع کے متعلق کچھ گزارشات آپ کے گوش گزار کر کے اس بات کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ دفاع کب ہوتا ہے؟ دفاع کیوں ہوتا ہے؟ اور دفاع کون کرتا ہے۔ ان عنوانات کو آپ اپنے دل دماغ میں ضرور جگہ دیجئے گا کہ دفاع کیا ہوتا ہے؟ دفاع کیوں کیا جاتا ہے؟ اور دفاع کون کرتا ہے؟ دفاع کا معنی اگر آپ سمجھنا چاہیں تو اس کا آسان سامعنی ہے بچاؤ، کس کو بچاؤ جس پر حملہ ہے اُس سے بچاؤ اور میں ساتھ اگلی بات بھی کہتا جاؤں کہ دفاع ہمیشہ مجبوری میں ہوتا ہے، دفاع کی ضرورت مجبوری ہے کیوں اس لئے کہ دفاع ہوتا ہے حملے کے جواب میں اگر کوئی حملہ نہ ہو تو دفاع نہیں ہے۔ جب حملہ ہو یا حملے کا خطرہ ہو یا حملہ آور کی پہچان ہو یا حملہ آور کا خطرہ ہو تو اس صورت میں اپنی دفاعی پوزیشن کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی نے حملہ کیا تو ہم دفاع ضرور کریں گے اس لئے کہ دفاع کرنا ہمارا حق ہے اور یہ بنیادی، پیدائشی، مذہبی، قانونی، اخلاقی طور پر اس دفاع کے عمل کو نہ کوئی غلط کہہ سکتا ہے، نہ کسی تصور میں نہ کسی ڈکشنری میں نہ کسی کتاب میں نہ کسی اور چیز میں کسی مذہب کسی عقیدہ میں لفظ دفاع یا کام دفاع کو بُرا نہیں کہا جاسکتا، اس لئے کہ دفاع مجبوری کی صورت میں ہوتا ہے اور وہ ضروری ہوتا ہے اور دفاع اس وقت ہوتا ہے جب حملہ ہو جائے یا حملہ ہونے والا ہو، یا حملے کا خطرہ ہو یا حملہ آور کے آنے کی خبر ہو ان تمام صورتوں میں دفاع کیا جاتا ہے۔

دفاع نہ کرنے والا بے غیرت ہوتا ہے

اور اگر حملہ آور بھی ہو، حملے کا خطرہ بھی ہو، حملے کے امکانات بھی ہوں ان تمام چیزوں کے باوجود اگر کوئی دفاع نہیں کرتا یا دفاعی پوزیشن اختیار نہیں کرتا یا دفاع کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کرتا اگر ایسی قوم ہے۔ تو ایسی قوم کو بے حس کہا جاتا ہے۔ اگر ایسے افراد ہیں تو ان افراد کو بے ضمیر کہا جاتا ہے اور اگر ایسے کچھ طبقات ہیں تو ان طبقات کو جملہ

اگر چپ بڑا سخت ہے لیکن بے غیرت کہا جاتا ہے کہ خطرہ بھی موجود تھا حملہ بھی ہونے والا تھا، حملہ آور بھی تھا، باوجود اس کے انہوں نے دفاعی پوزیشن کیوں اختیار نہیں کی انہیں دفاعی پوزیشن اختیار کرنی چاہیے تھی۔ تو دفاع کرنا لوگ غلط مطلب لے لیتے ہیں، دفاع ضد نہیں ہے، دفاع مجبوری ہے، دفاع غلطی نہیں ہے۔ دفاع تو لازم ہے دفاع بے کار نہیں ہے، دفاع تو فرض ہے۔ کس چیز کا دفاع تو جہ کرنا آپ کا گھر ہے، گھر کی چار دیواری ہے، کوئی آپ سے پوچھتا ہے آپ نے گھر میں چار دیواری کیوں لگائی ہے آپ کہتے ہیں گھر کے تحفظ کے لئے، پردے کے تحفظ کے لئے، سامان کے تحفظ کے لئے، دیگر چیزوں کے دفاع کے لئے، چار دیواری لگائی ہے، اب یہ چار دیواری لگانا لازم ہے، ضروری ہے اور اگر خطرہ موجود ہے اور کوئی آدمی چار دیواری لگاتا نہیں ہے اور چور آکر چوری کرتا ہے تو مجھے بتاؤ لوگ چور کو برا کہتے ہیں یا گھر والے کو (گھر والے کو) ایمانداری سے بتانا کس کو برا کہتے ہیں (گھر والے کو) گھر والے کو برا کہتے ہیں چوری کوئی اور کر گیا ڈاکہ کوئی اور ڈال گیا اسے برا کیوں کہتے ہو جواب آتا ہے۔ جب اسے پتا تھا کہ حملہ ہوگا چور آئے گا ڈاکو آئے گا تو اس نے دفاع کیوں نہیں کیا اسے دفاع کرنا چاہیے تھا۔ لہذا جب دفاع نہیں کیا تو مجرم وہ بھی ہے لیکن اس سے بڑا مجرم یہ ہے کیا وجہ کہ اس نے دفاع نہیں کیا ایک آدمی تو بتائے کہ میرے گھر میں جو الماری پڑی ہے۔ یہ الماری عام الماری نہیں ہے اس کے اندر سامان پڑا ہے، سامان عام سامان نہیں، سونا پڑا ہے، چاندی پڑی ہے، پیسے پڑے ہیں، جب اس کو پتا ہے لیکن وہ تالا لگاتا نہیں ہے۔ نہیں تالا لگاتا وہ گھر سے جاتا ہے کوئی الماری کھولتا ہے سونا چاندی پیسے نکال لیتا ہے اب لوگ برا کسے کہتے ہیں (گھر والے کو برا کیوں کہتے ہیں) اس کا تو سونا چاندی اس کے تو پیسے چلے گئے ہیں یہ تو لٹ گیا جواب آتا ہے۔ اس نے دفاع کیوں نہیں کیا اسے دفاع کرنا چاہئے تھا۔ تالا لگانا چاہئے تھا، محفوظ کرنا چاہیے تھا۔

اب جو چیز جتنی قیمتی ہے اتنا اس کا دفاع بھی ضروری ہے

جس چیز کی اہمیت جتنی زیادہ ہے اس کے دفاع کی ضرورت بھی اتنی زیادہ ہے۔ آپ نے گھر کو چار دیواری لگائی، گھر کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ آپ نے اپنی مارکیٹ

اپنی دکان اور اپنے بازار کے باہر چوکیدار رکھا اس چوکیدار کو آپ نے اسلحہ دیا جہاں خطرہ کم ہے۔ وہاں پر اس کے ہاتھ میں صرف سیٹی ہے وہ رات کو بجاتا رہتا ہے اس کو پتہ ہے یہاں کا چور ایسا ہے جو صرف سیٹی سے بھاگ جائے گا، ایک بازار ایسا ہے جہاں پر سیٹی کے ساتھ ڈنڈا ہے کیا چیز ہے (ڈنڈا) (ڈنڈے باندے پونگے) یہ جملہ میں نے اس لئے کہا کہ آپ کو سمجھ آئے کہ مجھے پشتو آتی ہے اب پھر میری بات غور سے سنیں گے۔ اب اگر میں آپ کو کہوں کہ سمجھ میں آئی تو آپ کہنا اس کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے اگر اور زیادہ اہم ہے تو اس کے ہاتھ میں کلہاڑی ہے اگر دکانداروں میں مال زیادہ ہے۔ تو جناب اس کے ہاتھ میں پستل ہے اور اگر صرف بازار ہے سونے کی دکانیں ہیں، بڑا کاروبار ہے، بینک ہے اس کے اندر بڑے بڑے گدام ہیں تو اس کے ہاتھ میں سیٹی نہیں ہاتھ میں ڈنڈا نہیں ہاتھ میں پستل نہیں بلکہ کلاشنکوف ہے میں نے کہا یہ کیا ہو گیا کہتے ہیں جوں جوں چیز اہم ہوئی ہے دفاع بھی اہم اور بڑھتا چلا گیا اور زیادہ ہوتا گیا پھر بعض بازاروں میں صرف ایک چوکیدار نہیں بلکہ ہر دکان کا علیحدہ چوکیدار ہے ایسا ہے یا نہیں ہے (جی ہے) علیحدہ چوکیدار ہے

جتنی چیز اہم ہوگی مخالفت اتنی زیادہ ہوگی

میں نے کہا یہ علیحدہ علیحدہ کیوں رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ ایک سے کام چل سکتا ہیں اس سے دو معنی نکلے ایک تو یہ ہے کہ جو چیز جتنی اہم ہے اس کی حفاظت زیادہ ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہوا جتنی اہم ہے اس کے مخالف بھی زیادہ ہیں، جتنی چیز کی اہمیت ہے اتنے اس کے دشمن زیادہ ہیں۔ جتنے دشمن زیادہ ہیں اتنے اہتمام کی ضرورت ہے۔ جتنا اہتمام زیادہ ہے اتنے دشمن زیادہ ہیں۔

لہذا یہ نہیں کہ اگر دشمن طاقتور ہے تو ہم چوکیداری نظام ختم کر دیں۔ اگر دشمن طاقتور ہے تو ہم اپنے بازاروں کی حفاظت کا سلسلہ ختم کر دیں۔

نہیں ہمیں اسے بڑھانا ہوگا اس لئے کہ ہم دفاع کر رہے ہیں اور کوئی مارکیٹ بڑی اہم ہے چوکیدار نہیں رکھا ہوا تو پھر کیا ہوگا، لوگ لوٹنے والے کو بُرا نہیں کہیں گے اس مارکیٹ کے بڑوں کو بُرا کہیں گے کہ تم میں عقل نہیں تھی۔ تم نے چوکیدار کیوں نہیں رکھا ضرور رکھتے۔

میں نے کہا کیوں رکھتے؟ جواب آیا اس لئے رکھتے کہ یہ مال نہ لوٹا جاتا اب لوگ چور کو برا نہیں کہیں گے مارکیٹ کے بڑوں کو برا کہیں گے اور کچھ یوں کہہ دیں گے کہ یہ چور سے ملے ہوئے تھے۔ یہ ڈاکوؤں سے ملے ہوئے تھے۔ لہذا ان ڈاکوؤں سے ملنے کی وجہ سے انہوں نے اس کی حفاظت نہیں کی ہے لہذا چور مجرم نہیں ہے چور سے بڑے مارکیٹ والے مجرم ہیں بات سمجھ میں آرہی ہے یا نہیں آرہی۔

جس چیز پر بھی حملے کا خطرہ ہو دفاع ضروری ہے؟

یہ میں نے دفاع کی کچھ پوزیشن بتائی ہے یہ میں نے دفاع شروع کیا ہے..... جان سے..... مال سے..... اولاد سے..... گھر سے..... مارکیٹ سے..... اب اگر آگے بڑھائیں تو دفاعی پوزیشن ملکوں کی سرحدوں تک جاتی ہے اور سرحدوں پر فوج ہمہ وقت تیار کھڑی رہتی ہے، ان کے ہاتھوں میں اسلحہ موجود رہتا ہے ان کے پاس ٹینک ہوتے ہیں، ان کی پوری بریگیڈ ہوتی ہے، ان کے پیچھے پوری فوج ان کی پشت پر ہوتی ہے، ان کے اوپر بریگیڈر ہے، ان کے اوپر کرنل ہے، جرنل ہے، بہت سارا ایک نظام ہے، علیحدہ ایک دنیا ہے، علیحدہ ایک مضبوط مستحکم نظام ہے میں نے کہا یہ کیا ہے کہا فوج ہے، ہاتھوں میں کیا ہے؟ کہا اسلحہ ہے میں نے کہا یہ ٹریننگ کس کی ہے کہا گولی چلانے کی، میں نے کہا ٹریننگ کس کی ہے کہا بم مارنے کی ہے میں نے کہا ٹریننگ کس کی ہے کہا راکٹ لانچر چلانے کی ہے۔ میں نے کہا ٹریننگ کس کی ہے کہنے لگے تو میں چلانے کی ہے۔ یہ ساری کی ساری کیا ہے جواب دیتے ہیں یہ تیاری ہے میں نے کہا یہ تیاریاں کیوں کروا رہے ہو جواب آتا ہے دفاع کے لئے۔ میں نے کہا کہ اگر کسی ملک کو خطرہ بھی ہو اس کی سرحدوں کو خطرہ بھی ہو، فوج چوکس نہ رہے اور چوکس نہ رہ کر وہاں پر اگر وہ ذمہ داری نہ نبھائے اگر کوئی حملہ کر دے ملک کو نقصان پہنچے تو ذمہ دار کسے کہتے ہیں اُسی کو ناں جس نے اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں نبھایا اور اس ملک کے بڑوں کو کہا جاتا ہے کہ تم نے ہر کام کیا تم نے دفاع نہیں کیا میں نے بہت ساری مثالیں دیں۔ میں یہ مثال دیتا چلا جاؤں دفاع کے عنوان پہ بہت وقت گزر جائے گا یہ باتیں سمجھانے کے بعد میں اگلی بات کہتا ہوں کہ اگر حملہ ہو جان پر تو

جان کا دفاع ضروری ہے حملے کا خطرہ ہو مکان پر تو مکان کا دفاع ضروری ہے اگر حملے کا خطرہ ہو مارکیٹ پر تو مارکیٹ کا دفاع ضروری ہے اگر حملے کا خطرہ ہو ملک پر تو ملک کا دفاع ضروری ہے، اگر حملے کا خطرہ ہو سرحدات پر تو سرحدات کا دفاع ضروری ہے اگر حملے کا خطرہ ہو عزت اور آبرو پر تو عزت اور آبرو کا دفاع ضروری ہے اگر حملے کا خطرہ ہو عزت مآب آپ کے ملک پر تو دفاع ضروری ہے۔ مجھے پھر کہنے دو اگر حملے کا خطرہ ملک پر ہو دفاع ضروری ہے اگر حملے کا خطرہ زمین پر ہو تو دفاع ضروری ہے۔ اگر حملے کا خطرہ جان پر ہو دفاع ضروری ہے اور اگر حملے کا خطرہ ایمان پر ہو تو دفاع ضروری ہے۔ سبیلنا سبیلنا الجہاد الجہاد۔ فاروقی تیری جرات کو سلام۔

جو ماں کی عزت کی حفاظت نہ کر سکے وہ غیرت مند نہیں

توجہ بات سمجھنے کی کوشش کیجئے یہ جتنی چیزیں میں نے گنی ہیں ان کا دفاع ضروری ہے اور آپ کی نظر میں جو آدمی اپنے مکان اپنی زمین اپنی دکان کا دفاع نہ کر سکے اُسے معاشرے میں غیرت مند نہیں کہا جاتا۔ کہا جاتا ہے (نہیں کہا جاتا) جو ماں کی عزت کی حفاظت نہ کر سکے اسے غیرت مند نہیں کہا جاتا۔ جو اپنے باپ کی عزت کی حفاظت نہ کر سکے اسے عزت مند اور غیرت مند نہیں کہا جاتا۔ جو اپنے مکان کو نہ بچا سکے اُسے عزت مند اور غیرت مند نہیں کہا جاسکتا۔ اور ساتھ ساتھ اگلی بات بھی سمجھانے کے لئے کہہ دوں اگر مکان پر حملہ ہو اور کوئی آدمی چھوڑ کر چلا جائے کہ کون دفاع کرے گا لوگ کہتے ہیں یہ بے حس تھا، کمزور تھا، یہ بڑا بزدل تھا۔ حالانکہ اس نے جان بچائی ہے مکان نہیں بچایا۔ اس نے خاندان نہیں بچایا لیکن لوگ برا بھلا کہتے ہیں اگرچہ میری جان چلی جائے تمہاری نظر میں اگر وہ زخمی ہو جائے تم اسے غیرت مند کہتے ہو، اس کا ہاتھ کٹ جائے تم اسے غیرت مند کہتے ہو، وہ ٹرپتی سسکیوں کے ساتھ جان دے دے تو تم اسے غیرت مند کہتے ہو میں نے کہا تم نے اسے غیرت مند کیوں کہا ہے جواب دیا ہے۔ اس نے غیرت کو ترجیح دی ہے۔ زمین بچانے کے لئے، مکان بچانے کے لئے، ذات بچانے کے لئے، بچے بچانے کے لئے جان دے دی مگر غیرت کا تسلط اس پہ قائم ہونے نہیں دیا۔

حالانکہ اس نے جان بچائی آپ کو چاہئے تھا اسے کہتے شاباش کوئی بات نہیں چیزیں آتی جاتی ہیں۔ لیکن آپ کے علاقوں میں کہتے ہیں کہ باپ کی زمین کوئی لے لے بھلا یہ بھی کوئی لینے کے قابل ہے جائیداد پہ قبضہ کوئی کر لے بھلا یہ زندگی کی چیز ہے مرجانا چاہیے۔

ایمان سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت نہیں

اور ان باتوں کو سمجھانے کے بعد اگلی بات کہوں ان سب چیزوں کی حیثیت ہے مگر ایمان سے زیادہ نہیں۔ مکان کی حیثیت ہے ایمان سے زیادہ نہیں ہے۔ زمین کی حیثیت ہے ایمان سے زیادہ نہیں ہے سرحد کی حیثیت ہے، ایمان سے زیادہ نہیں ہے۔ خطے کی حیثیت ہے۔ ماں کی حیثیت ہے، ایمان سے زیادہ نہیں ہے۔ باپ کی حیثیت ہے، ایمان سے زیادہ نہیں ہے۔ قوم کی حیثیت ہے، ایمان سے زیادہ نہیں ہے۔ سب سے زیادہ قیمتی چیز اس کائنات میں اگر ہے تو وہ ایمان ہے جسے قرآن نے قسم کھا کر کہا ”وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ“ زمانے کی قسم ہے انسان خسارے میں ہے رہا یہ سارے انسان خسارے میں کیسے فرمایا: ”اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا“ مگر ایمان والوں کے علاوہ سارے خسارے میں ہیں۔ پتہ چلا اس دنیا کی سب سے بڑی دولت ایمان ہے (بے شک) کیا ہے (ایمان ہے) کیا ہے (ایمان ہے) اب اگر ہر چیز کا دفاع ضروری ہے تو ذرا پوچھنا چاہتا ہوں آپ سے ایمان کا دفاع ضروری ہے یا نہیں ہے۔ (ضروری ہے)

اگر ایمان بچانا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع کرنا پڑے گا

اور اگلی بات سنو تو جو ہے میری طرف۔ اگر یہ مکان کا دفاع نہ کر سکا تو جہنم میں جائے گا؟ (نہیں) اگر یہ زمین کا دفاع نہ کر سکا تو جہنم میں جائے گا؟ (نہیں) اگر یہ گھر کا دفاع نہ کر سکا تو جہنم میں جائے گا؟ (نہیں) اور اگر ایمان کا دفاع نہ کر سکا تو (جائے گا)؟ (جی جائے گا) اب یہ جنت میں نہیں جائے گا کیوں اگر ایمان نہیں بچا تو کچھ نہیں بچے گا۔ ایمان نہیں تو باقی کچھ نہیں رہے گا اپنی آخرت بچانے کے لئے ایمان کو بچانا پڑے گا اور ایمان کو بچانے کے لئے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کرنا پڑے گا۔ بات سمجھ آئی یا نہیں آئی۔ میں بڑی تمہید کے بعد عنوان کی طرف آیا ہوں۔

دفاع کو میں نے کئی طریقوں سے سمجھایا..... سمجھانے کے بعد میں نے کہا وہ سارا دفاع جان، مال، اولاد، قوم، نطفے اور زمین کا ہے اور ادھر دفاع ایمان کا ہے ایمان کا دفاع ہوگا تو سب کچھ بچے گا ورنہ کچھ نہیں بچے گا۔ میں نے یہ جملہ کہہ دیا ہے کہ ایمان کے دفاع کا مطلب صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع ہے کس کا (صحابہ رضی اللہ عنہم کا) کس کا (صحابہ رضی اللہ عنہم کا) آپ کہیں گے صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع کیسے ہے۔

میرا سب کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

تو پھر مجھے کہنے دو صحابہ رضی اللہ عنہم میرا ایمان ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میرا مذہب ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میرا عقیدہ ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میری شریعت ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میری سوچ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میری فکر ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کی تلاوت ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کے مقدس افراد ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم پیغمبر ﷺ کے یار ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے وفادار ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم پیغمبر ﷺ کے جانثار ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کے پاسبان ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی سیرت صورت، شریعت فضیلت عظمت منقبت کردار گفتار اقوال طرز زندگی معیشت اور معاشرت کے امیر ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پیغمبر ﷺ کی اداؤں کے وفاؤں کے سنتوں کے گواہ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پیغمبر ﷺ کے حسن کے جلال کے جمال کے گواہ ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن اترنے کے گواہ ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم جبرائیل علیہ السلام کے آنے کے گواہ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ قرآن میں، صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ تورات میں، صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ زبور میں، صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ انجیل میں، صحابہ نے کلمہ پہنچایا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز پہنچائی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے روزہ پہنچایا، صرف پہنچایا نہیں سب سے پہلے کلمہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پڑھا، نماز صحابہ رضی اللہ عنہم نے پڑھی روزہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رکھا، حج صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا، روزہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رکھا، زکوٰۃ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دی، صدقات صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیئے، سب سے پہلے نیکیاں اس کائنات میں اس امت میں سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیں۔ سب سے پہلے پیغمبر کے کلمے کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پڑھا، پوری دنیا تک اسلام، شریعت، عقائد، نظریات خیالات، تصورات، جذبات، پیغمبر ﷺ کا دین صحابہ رضی اللہ عنہم نے پہنچایا اس لئے کہتا ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم صرف

صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہیں (وکیل ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت مولانا اورنگ زیب فاروقی) توجہ توجہ میرہ نعرہ نہ لگائیں نعرہ اللہ کی توحید کا۔ حضور ﷺ کی رسالت، صحابہ رضی اللہ عنہم کی صداقت، شہداء کی قربانیوں کا اس لئے کہ کچھ پتہ نہیں یہ بولنے والا آج ہے کل اس پہ قائم رہے گا یا نہیں رہے گا لیکن جانے والا تو کامیاب ہو گیا۔ نعرہ میرا نہ لگاؤ نعرہ تو ان کا لگاؤ جن پہ میرے جیسوں کی ہزاروں جانیں قربان ہیں۔ بات سمجھ آرہی ہے یا نہیں آرہی۔ (آرہی ہے) دفاع سمجھ میں آیا یا نہیں آیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر ایمان قابل قبول نہیں ہے

میں دفاع کو سمجھاتے سمجھاتے بات ایمان پر لایا اور بات جب ایمان پر آئی تو خود صحابہ رضی اللہ عنہم پر گئی۔ کس پر گئی صحابہ رضی اللہ عنہم پر گئی کیوں صحابہ رضی اللہ عنہم پر گئی اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر ایمان ہے نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر۔ ایمان نہیں ہے نہیں ہے، نہیں ہے کھلے الفاظ میں اس عمارت کی کھلے فضاء میں بڑے جرأت کے ساتھ ہمت کے ساتھ یہ جملہ کہہ رہا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر ایمان نہیں ہے آپ کہیں گے کیسے آؤ قرآن پڑھنے لگا ہوں ”وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ“ جب ان سے کہا گیا ایمان لاؤ کیسا ایمان لائیں کس طرز کا ایمان لائیں، کس طرح کا ایمان لائیں، کیسا ایمان لائیں، جواب آیا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ ایسا ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے۔ لوگوں سے کون مراد ہے۔ جاؤ آپ کہو گے یہاں لفظ النَّاس ہے۔

میں دلیل کے طور پر کسی مفسر کی تفسیر پیش کروں بات نہیں بنے گی آپ رد کر دیں گے میں دیوبندی مولوی ہوں، بریلوی مولوی ہوں، اہل حدیث ہوں، مقلد ہوں، غیر مقلد ہوں، میں کیوں کسی کے در پر جاؤں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزتوں کے لئے مجھے کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ قرآن صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل سے بھرا پڑا ہے کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ سے کون مراد ہے؟ آؤ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے ہیں جس نے تفسیر محمد کریم رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہے۔ جو رسول کریم کے علاوہ اپنے ایمان کا دعویٰ کہہ کے اپنے آپ کو مؤمن کہے چاہے مؤمن صبح کہے شام کو کہے دن میں کہے جبہ پہن کے کہے الٹا لٹک کے

کہے ساری رات عبادت کر کے مومن نہیں بن سکتا۔ نہیں بن سکتا رہا کب بنے گا فرمایا ”فَإِنْ أَمِنُوا بِمِثْلِ مَا أَمِنْتُمْ بِهِ فَقَدْ أَهْتَدُوا“ ہدایت یافتہ مومن ہوگا وہی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لائے گا۔ (نعرہ صدیق کا منکر کافر ہے کافر ہے) توجہ رہے۔

کون کہتا ہے ہم نے نعرہ چھوڑ دیا؟

توجہ رہے ابھی میں آ رہا ہوں۔ آیا نہیں میں اس وقت تک پہنچا نہیں کوشش کر رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس جگہ تک پہنچوں جہاں سے حق نواز چھوڑ گئے تھے۔ تاکہ یہ بھی آپ کو بتاؤں اور آج حق نواز کی روح کو مخاطب کر کے کہتا ہوں تیرے جانے کے بعد فضائیں چُپ ہیں تیرے جانے کے بعد معاشرے پہ سناٹا نہیں ہے۔ تیرے جانے کے بعد تیرا نعرہ خاموش نہیں ہے، تیری سوچ پر پابندی نہیں ہے، پابندی لگانے والوں کی پابندی کا اثر نہیں ہے، تیرے پڑھائے ہوئے تربیت یافتہ چُپ نہیں ہیں۔

ہاں حق نواز یہ ضرور ہے کہ گردنیں کٹی ہیں، یہ ضرور ہے کہ گولیاں لگی ہیں، یہ ضرور ہے کہ بم چلے ہیں یہ ضرور ہے کہ لہو پگھلا ہے، یہ ضرور ہے کہ بچے یتیم ہوئے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ بیویاں بیوہ ہوئی ہیں، یہ ضرور ہے کہ جسم کے ٹکڑے ہوئے ہیں، یہ ضرور ہے کہ دل و دماغ پر اثرات پڑے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ جسم چھلنی ہوئے ہیں، یہ ضرور ہے کہ قائدین یکے بعد دیگرے گئے ہیں، یہ ضرور ہے کہ جوانوں کو قبروں کی پاتال میں رکھا ہے، لیکن تیرا پڑھایا ہوا سبق نہ خون میں چھوڑا ہے، نہ گولیوں میں چھوڑا ہے، نہ بموں میں چھوڑا ہے، نہ کسی دباؤ میں چھوڑا ہے، نہ کسی تشدد میں چھوڑا ہے، نہ پابندی میں چھوڑا ہے، نہ پابند ہونے میں چھوڑا ہے، نہ جیلوں میں چھوڑا ہے، نہ ہتھکڑیوں میں چھوڑا ہے، نہ بیڑیوں میں چھوڑا ہے، نہ زباں بندیوں میں چھوڑا ہے، جو جب جہاں چاہے لے کر چلا گیا ہے۔ تیرا نعرہ کل بھی تھا آج بھی ہے، ہم رہیں یا نہ رہیں دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل زندہ رہے گا (پُر جوش نعرہ)

امام اہلسنت امیر غزیمت شیر اسلام و میں صحابہ شہید ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم مجدد وقت مجدد عصر حضرت علامہ حق نواز جھٹکوی شہید رحمہ اللہ۔ (زندہ باد) جیوے جیوے حق نواز۔

تیری آواز میری آواز حق نواز حق نواز۔ بات سمجھ آ رہی ہے یا نہیں آ رہی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملہ ایمان پر حملہ ہے

ہمارے ایمان کا حصہ کون؟ (صحابہ رضی اللہ عنہم) زور سے کون؟ (صحابہ رضی اللہ عنہم) جھنکوی کے لہجے میں بتاؤ کون؟ (صحابہ رضی اللہ عنہم) اعظم کے انداز میں بتاؤ کون؟ (صحابہ رضی اللہ عنہم) صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں ہم سے پوچھنے والو، صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع کیوں کرتے ہو؟ کیوں ضروری ہے؟ میں نے کہا کوئی سونے کا دفاع کرتا ہے کوئی چاندی کا دفاع کرتا ہے، کوئی ملک کا دفاع کرتا ہے، کوئی مکان کا دفاع کرتا ہے، کوئی مکین کا دفاع کرتا ہے، آؤ یہ وہ جیلے ہیں جو ایمان کا دفاع کرتے ہیں یہ اس محاذ پر کھڑے ہیں جس سے پیچھے ہٹنا جائز سمجھتے ہی نہیں، انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے ہم دفاع کرتے رہیں گے کرتے رہیں گے، اور نعرہ دے دیا نام ہمارا سپاہ صحابہ کام ہمارا دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ہم کوئی چیز چھپاتے نہیں ہیں۔ اور ہم چھپانے والوں میں سے ہیں نہیں ہم وہ نہیں جو چھپانے پہ آئیں تو پورا قرآن چھپا دیں، ہم وہ نہیں ایمان چھپائیں ہم کہتے ہیں نام بھی بتاتے ہیں اور کام بھی بتاتے ہیں (زور سے) (بتاتے ہیں) صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان کا حصہ ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملہ کس پر حملہ ہے (ایمان پر) زور سے ایمان پر۔

ہمیں دفاع کی ضرورت کیوں پڑی؟

یہ بات سمجھنے کے بعد اگلی آیت سمجھئے بہت سارے نئے لوگ آئے ہوں گے دکاندار، محلہ دار کوئی لیکچرار، کوئی پروفیسر، کوئی سیاسی جماعت کا نمائندہ، کسی اور سیاسی پارٹی کا ورکر اور کارکن یہاں آیا ہوگا اس کے دل و دماغ میں ایک سوال انگڑائی لے رہا ہوگا اس کے چہرے پہ، اس کے پیشانی پہ وہ سوال مجھے چمکتا ہوا نظر آ رہا ہے مجھ سے پوچھنا چاہے گا کہ مولوی صاحب ایسا کون ہے جس نے ایمان پر حملہ کر دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملہ کر دیا پاکستان میں تو ایسا کوئی نہیں ہے جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملہ کیا ہو، آپ کو دفاع کی ضرورت کیوں پڑی ہے، دفاع کی ضرورت تو تب پڑتی ہے جب کوئی حملہ آور ہو، یا کوئی حملے کے بارے میں سوچے.....

تب ضرورت پڑتی ہے یہاں تو حملہ ہوا نہیں، یہاں تو حملہ کی ضرورت نہیں جو حملہ

کرے وہ مسلمان رہتا نہیں ہے آپ کہیں گے وہ کون ہے جس نے اس مقدس جماعت پہ حملہ کیا اس مطہر جماعت پہ حملہ کیا ایسا تو کوئی نہیں بڑی بدیانتی ہوگی اگر آج میں یہ بتا کر نہ جاؤں وہ کون ہے جنہوں نے حملہ کیا۔ میں دفاع کا طریقہ بتا دوں، میں دفاع کرنے والے مجاہد بتا دوں، میں اگر گرتا خون بتا دوں، میں اگر خون کی ندیاں بتا دوں، دشمن نہ بتاؤں، چور نہ بتاؤں، ڈکیت نہ بتاؤں لٹیرانہ بتاؤں، بد معاش نہ بتاؤں، بد قماش نہ بتاؤں، وہ لعنتی بے ایمان نہ بتاؤں، جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملہ کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں میری بات پوری نہیں ہو سکتی، اس لئے دیانتداری کے ساتھ چیلنج کے ساتھ کہنا چاہوں گا، پاکستان نہیں پوری دنیا کے اندر ایک ایسا طبقہ ہے جس نے حملہ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔ ذات صحابہ رضی اللہ عنہم پر، جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔ ایمان صحابہ رضی اللہ عنہم پر، تقدس صحابہ رضی اللہ عنہم پر، رفعت صحابہ رضی اللہ عنہم پر، طاعت صحابہ رضی اللہ عنہم پر، بزرگی صحابہ رضی اللہ عنہم پر، ایمان صحابہ رضی اللہ عنہم پر، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم پر، اس نے حملہ کیا۔ جب حملہ کیا تو ضرورت جواب دینے کی پڑی ہم یوں نہیں آئے ہم مجبوری میں آئے اگر کوئی حملہ نہ کرتا ہم میدان میں نہ آتے، جب کسی نے حملہ کیا ہے اب ہم میدان سے ہٹیں گے نہیں، یہ ہماری مجبوری ہے (نعرہ کافر کا فرشیعہ کافر)

صحابہ کو مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو

توجہ، توجہ میری طرف، میں حق نواز کو سلام کیوں نہ کروں جس نے اس قوم کو اتنا باخبر کر دیا ابھی میں نے دشمن بتایا نہیں، ابھی میں نے نام لیا نہیں، اس قوم کو کیسا تیار کر دیا جس نے میرے لفظ کہتے ہی پہچان لیا۔ میں نے کہا تم نے یہودی کیوں نہیں کہا میں تم سے پوچھتا ہوں تم نے عیسائی کیوں نہیں کہا، میں تم سے پوچھتا ہوں تم نے نصرانی کیوں نہیں کہا، میں تم سے پوچھتا ہوں تم نے سکھ کا نام کیوں نہیں لیا۔ میں تم سے پوچھتا ہوں تم نے ہندوؤں کا نام کیوں نہیں لیا۔ اس کا کیوں لیا ہے اس لئے کہ کھلی بات ہے کہ جنہوں نے گستاخی نہیں کی ہم نے ان کا نام نہیں لیا۔ جنہوں نے کی ہے ہم نے انہیں نہیں چھوڑا۔ اگر ہم ذاتی تعصب کی بنیاد پہ کہتے تو ہندو کا نام لے لیتے، سکھوں کا لے لیتے، عیسائیوں کا لے لیتے یہ اور بات ہے کہ سکھوں نے، یہودیوں نے، عیسائیوں نے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو مانا

نہیں، زور سے (نہیں) زور سے (نہیں) اور ایک بات سن لینا میری۔ تاریخی جملہ کہ ہم نے زبردستی کسی کو منوانا بھی نہیں چاہتے، لوگ کہتے ہیں نا آپ اپنے خیالات کو زبردستی ٹھونسنے چاہتے ہو کہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کو کسی سے منوانا نہیں چاہتے اور کوئی مانے یا نہ مانے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت پر کوئی فرق نہیں پڑتا، انہیں خدا نے مان لیا، انہیں مصطفیٰ نے مان لیا، انہیں قرآن نے مان لیا، انہیں حدیث نے مان لیا، تورات نے مان لیا، زبور نے مان لیا، انجیل نے مان لیا، انبیاء نے مان لیا، تو مان یا نہ مان تیرے ماننے کی کوئی حیثیت نہیں۔ منوانا نہیں چاہتے لیکن گستاخی بھی کرنے نہیں دیں گے۔ اب توجہ ہمارا جھگڑا ماننے نہ ماننے پر نہیں ہے توجہ میری طرف ہمارا جھگڑا ماننے نہ ماننے پر نہیں ہے، ہندو نہیں مانتا نہ مانے سکھ نہیں مانتا نہ مانے، لیکن یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا دشمن مانتا بھی نہیں گالیاں بھی دیتا ہے کیا کرتا ہے (گالی دیتا ہے) مثال کے طور پر کوئی میرے باپ کو نہیں مانتا نہ مانے۔ منوانا (نہیں) لیکن جب گالی دے گا تو جواب دیں گے، نہیں دیں گے؟ (سامعین دیں گے) میری ماں کو کوئی نہیں مانتا نہ مانے لیکن گالی دینا برداشت نہیں کریں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی نہیں مانتا نہ مانے اپنے گھر میں بیٹھے تیری ضرورت نہیں لیکن گالی دے گا برداشت نہیں کریں گے۔

ہماری طرف سے دفاع رد عمل ہے

یہ جھگڑا ہے ہم کہتے ہیں منہ رو کو منہ بند کرو، وہ حملہ کرتا ہے اور یہ دفاع ہے وہ گالی حملہ ہے وہ تنقید حملہ ہے وہ آنے والا ادھر سے حملہ ہے اور میری طرف سے دفاع ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے میں افسوس کے ساتھ کہوں گا اپنی گورنمنٹ۔ اپنی ایجنسیوں سے مخاطب ہو کر کہوں گا مجھے بڑا افسوس ہے حملہ آور آزاد ہے (حملہ آور آزاد ہے) دفاع کرنے والا پابند ہے اس کی مثال ایسی ہے کسی کے گھر میں لوگ لوٹنے آئے اس نے شور مچایا پولیس آگئی اس نے کہا چپ کرو، وہ کہتا ہے لوٹ گئے، وہ کہتا ہے چپ کرو وہ کہتا ہے دیوار توڑ رہے ہیں وہ کہتا ہے چپ کرو، وہ کہتا ہے ہاتھ باندھو، اس کے پاؤں باندھو، اس کو میں نے کہا کیوں باندھو کہتا ہے شور کر رہا ہے خطرہ ہو رہا ہے بد امنی ہو رہی ہے انتشار ہو رہا

ہے میں نے کہا اس سے یا اُس سے۔ بدامنی انتشار کی بنیاد کیا ہے سمجھو۔ خواہ مخواہ الزام نہ لگایا کرو، ہم بولے جواب میں ہم نے حملہ نہیں کیا زور سے (نہیں کیا) اور اللہ نے بھی اس وقت تک جواب نہیں دیا جب تک حملہ نہیں ہوا تھا۔ اللہ نے جواب تب دیا جب صحابہ رضی اللہ عنہم کو بے وقوف کہا گیا تو خدا نے جواب دیا پہلے نہیں دیا۔

حق نواز تب بولا جب صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر لکھا گیا

حق نواز نے بھی پہلے جواب نہیں دیا۔ تین سو ساٹھ سے (۳۶۰) زیادہ کتابیں پاکستان کی دھرتی پر اسلامی ملک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف ایران سے آئی ہیں، کہاں سے (ایران سے آئی) صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ۔ نقل کفر کفر نہ باشد اصلی کافر اور زندیق لکھا، مسلمانوں کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ، طاہرہ، مطہرہ، منزہ، مہتر، حبیبہ، عتیقہ، ادیبہ، عقیقہ، نقیبہ، طیبہ، طاہرہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نعوذ باللہ نقل کفر کفر نہ باشد، بندریہ لکھا، ہم نے یہ جواب نہیں دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ بد قماش لکھا۔ بات یہیں ختم نہیں ہوئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ماؤں کو گالیاں بہنوں کو گالیاں، یہ صرف گالیاں نہیں اُن کے مذہب میں تبرّک کے نام سے عبادت بن گئی (پر جوش کے نعرے کافر کافر شیعہ کافر) توجہ، توجہ، توجہ، یہ بات لاشک ہو گئی اب اس میں کوئی شک نہیں، میں بات سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں انہوں نے حملہ کیا گالیاں دے کر۔ انہوں نے حملہ کیا تنقید سے، انہوں نے حملہ کیا بے ایمان کہہ کے انہوں نے حملہ کیا کافر لکھ کر بھلا اگر کوئی آپ کے یا میرے ماں باپ کو گالی دے جواب دو گے نہیں دو گے اگر کوئی آدمی گلی میں کسی کے باپ کو گالی دے اور وہ نہ مارے تو وہ کیا ہے (بے غیرت) مجھے سے نہ پوچھو آپ اپنی زبان میں کیا کہتے ہو (بے غیرت) لاکھوں انسان پیدا ہو جائیں کروڑوں انسان پیدا ہو جائیں۔ ساری دنیا انسانیت سے بھر جائے ولی، قطب، ابدال، غوث، شیخ الحدیث، شیخ التفسیر ساری دنیا بھر جائے، عبادت گزاروں سے، زندہ داروں سے مجاہدوں سے، شہیدوں سے بھر جائے پیغمبروں کے قدموں میں بیٹھنے والے صحابی رضی اللہ عنہ کی جوتی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (بے شک)

ہمارا جرم کیا ہے؟

اگر تو اور میں اپنے باپ ماں کی توہین برداشت نہیں کر سکتے تو یہی جرم میرا ہے، یہی جرم قاسمی کا ہے، یہی جرم درویش کا ہے، یہی جرم معاویہ کا ہے یہی جرم حق نواز کا تھا۔ پشاور کے غیرت مند مسلمانو! ذات کی لڑائی ہوتی، جاسید اذکی لڑائی ہوتی، کوٹھی کی لڑائی ہوتی، بنگلے کی لڑائی ہوتی، پر مٹ کی لڑائی ہوتی، دو چار دینے کے بعد گھروں میں بیٹھ جاتے۔ لڑائی پر مٹ کی کوٹھی کی سیاست کی نہیں ہے لڑائی ایمان کی ہے کس کی ہے (ایمان کی ہے) کیا خیال ہے ایمان کا دفاع کرنا چاہیے یا چھوڑ دیا جائے زور سے (کرنا چاہیے) اب اگلی بات کہتا ہوں دفاع کون کرتا ہے توجہ ہے میری طرف ہے توجہ؟ دفاع ہمیشہ غیرت مند کرتا ہے، میرا یہ جملہ ہمیشہ یاد رکھنا دفاع ہمیشہ غیرت مند کرتا ہے بے غیرت ٹال مٹول کرتا ہے، مصلحت کا شکار ہوتا ہے، بات بدلتا ہے، بہانے تلاش کرتا ہے تاویلیں لے کر آتا ہے، غیرت مند نہ تاویل کرتا ہے نہ بہانے ڈھونڈتا ہے نہ مصلحت کا شکار ہوتا ہے، اس کی جو چیز لگتی ہے، لگا دیتا ہے، مگر دفاع چھوڑتا نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کہا دفاع ہر کوئی نہیں کر سکتا کون کرتا ہے (غیرت مند) زور سے غیرت مند اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع کرنے سے کیا ملتا ہے توجہ میری طرف میں آخری باتیں کہنے لگا ہوں یقیناً آپ تھک گئے ہوں گے یہ تو ضرور ہے کہ موسم نے آپ کا ساتھ دیا ہے کہ موسم نے آپ کو پسینہ نہیں آنے دیا۔ لیکن میرے پسینے کو تو موسم بھی نہ روک سکا آپ کی اتنی بچت تو وہ کر رہی گیا لیکن میری بھی کچھ تو کر گیا کہ مجھے پسینے میں نہانے سے بچا لیا۔ اور ہم اسے سعادت سمجھتے ہیں۔ یہ تو پسینے میں نہانا ہے، ہماری چاہت تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دفاع میں خون میں نہانا ہے قسم ہے رب کی کھلے الفاظ میں کہتا ہوں ہماری چاہت تو یہی ہے میں نے کراچی میں سینکڑوں جنازے اپنے کندھوں پہ اٹھائے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، دفاع میں یوں ہوا کرتا ہے، غیرت مندوں کے ساتھ یوں ہوا کرتا ہے، انہیں تحفہ میں لاشیں ملا کرتی ہیں، ہم نے ہزاروں سینکڑوں جنازے اٹھائے اور میں نے بالا خر جنازوں کی انتہاء پر اپنے مرکز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ محمدی چورنگی کے سامنے ایک بڑے اجتماع میں اعلان کیا تھا دشمنو! میرے جوانوں کے جنازے مجھے دے

دے کر کبھی ندیم کا جنازہ، کبھی شفیق کا جنازہ، کبھی الیاس کا جنازہ، کبھی منظور کا جنازہ، کبھی احسان کا جنازہ، کبھی سعود کا جنازہ، کبھی کون، اور کبھی کون، یہ جنازے تم دیتے رہے ہو اویں تمہیں جنازے اٹھانے کے بعد آج اعلان کرنے لگا ہوں مجھے زندگی کا شوق ختم ہو چکا ہے۔ جینے کی کوئی آرزو باقی نہیں رہی ہے۔ تم نے ڈرانے کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا تمہارے ڈرانے نے ہمیں نذر کر دیا ہے، بے باک کر دیا ہے۔ کوئی خوف موت کا نہیں رہا ہے۔ تیری گولی، تیری ہتھکڑی، تیری بیڑی، تیرے بم کا خوف میں نے دل سے نکال دیا ہے میں نے اعظم کی طرح یہ جملہ کہہ دیا ہے اللہ کے علاوہ کسی اور سے ڈرنا شرک سمجھتا ہوں، جینے کا شوق ختم ہو گیا ہے، انتظار میں ہیں، ادھر آستم گر ہنر آزمائیں: تو بغض صحابہ رضی اللہ عنہم میں تیرا آزمائے ہم حب صحابہ رضی اللہ عنہم میں جگر آزمائیں، نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر لکار ہے، لکار ہے۔ شیر کی لکار ہے۔ زندہ ہے جھنکوی زندہ ہے۔

میں خوشبو والی موت چاہتا ہوں

توجہ رہے پشاور کے مسلمانو! لوگ کہتے ہیں ہم اپنے گھروں سے نکلتے ہیں، ہم اپنے بچوں پہ آخری نظر ڈالتے ہیں میں اس سے بڑھ کے ایک جملہ اور کہنے لگا ہوں کہ لوگ اپنے گھروں سے نکلتے وقت اپنے بچوں پہ آخری نظر ڈال کر جاتے ہیں۔ پشاور والو میں نے بچوں پہ آخری نظر ڈالنا ہی چھوڑ دی ہے۔ کون روز روز بچوں کی محبت میں ان کے چہروں پر نظر ڈالے گا۔ جس دن عبدالغفور ندیم کو قبر کی پاتال میں اتارا تھا اور اتارتے ہی مٹی میں خوشبو بن کر پورے جہان کو خوشبو سے مزین کیا تھا۔ اس دن کے بعد بچوں پر آخری نظر ڈالنا ہی چھوڑ دیا ہے وہ موت چاہتا ہوں جو ندیم کو ملی ہے۔ بھلا جن لوگوں نے دفاع کے لئے یہ عزم کر لیا ہو انہیں تمہاری گولی اور تمہارے بم کیاروک لیں گے اور اگلی بات ذہن میں رکھنا میں نے کہا اس دفاع کرنے سے ملتا کیا ہے۔ میں کسی کتاب کی بات کروں، کسی مؤرخ کی بات کروں، کسی ادیب کی بات کروں نہ نہ میں یہ بات بھی قرآن سے کرنے لگا ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع وہ مقدس عمل ہے جس سے خود خدا ملتا ہے آپ کہیں گے وہ کیسے؟ توجہ کرنا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا: لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنِ الْبَيْتِ رَبِّ رَاضٍ ہو گیا۔ علماء بیٹھے ہیں صیغہ ماضی کا ہے ہو رہا ہے

نہیں۔ ہوگا۔ نہیں۔ ہوگا، نہیں، بلکہ ہو گیا یہ جو بیٹھے ہیں نا ان سے رب راضی ہوگا نہیں ہو گیا اور میں یہ جملہ سپاہیوں تمہیں اور بھی کہہ دوں یہاں رب لاتا ہی اُسے ہے جس سے راضی ہو جاتا ہے۔ یہاں وہ نہیں آتا جس سے ناراض ہو، اُسے نہیں بلاتا یہاں اُسی کو بلاتا ہے جس سے راضی ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے جب وہ دنیا سے جاتا ہے کبھی اُس کی خبر دینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آتی ہیں کبھی صدیق رضی اللہ عنہ آتے ہیں میں اس تفصیل میں جاؤں تو عنوان بڑا لمبا ہو جائے گا حضور ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قاصد بنا کر بھیجا مکہ میں پہنچ گئے۔ جب مکہ میں پہنچے خبر آئی عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ کیا خبر آئی عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

نئی جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی؟

توجہ کرنا پشاور والو! حضور ﷺ نے بھیجا تھا جاؤ جا کر ان سے کہہ دو ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے، مقابلے کے لئے نہیں آئے، تلواریں نکالنے کے لئے نہیں آئے۔ ان سے جا کر کہہ دو ہم نے اپنی تلواریں نیام میں رکھ دی ہیں ہم صرف عمرہ کریں گے۔ واپس چلے جائیں گے یہ بات کہلا کر بھیجا تھا، ادھر خبر آئی عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ نبی علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلالیا کیا کہا؟ یہاں پر میں ایک بات کہنا چاہوں گا۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں قاسمی صاحب لوگ ہمیں کہتے ہیں اتنی جماعتیں تھیں، نئی جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ میں نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اتنی بیعتیں کی تھیں، نئی بیعت کرنے کی کیا ضرورت پڑی تھی۔ اگر وہاں نئی بیعت کی ضرورت تھی تو یہاں نئی جماعت کی ضرورت ہے۔ اس بیعت کا ایجنڈا ایک تھا خون عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینا اور اس بیعت کا ایجنڈا بھی ایک ہے عثمان رضی اللہ عنہ جیسے صحابی رضی اللہ عنہ کا دفاع کرنا۔

چھیڑو گے تو چھوڑیں گے نہیں

اور توجہ وہ بیعت بھی مسکراتے ہنستے ہوئے نہیں کی تھی لوگ ہمیں کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات میں غصے میں آ جاتے ہو میں نے کہا اوپر دیکھو ذرا کہنے لگے کیسے میں نے کہا دیکھو نبی علیہ السلام نے پہلے بھیجا جاؤ ہم لڑنے نہیں آئے، پھر سب کو جمع کیا درخت

کے نیچے بٹھایا اور کہا اعلان کردو اب ہم چھوڑنے نہیں آئے جاؤ ان سے کہہ دو ہماری تلواریں نیام سے باہر ہیں جب تک عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ نہیں لیں گے واپس نہیں جائیں گے۔ یا رسول اللہ ﷺ انداز بڑا عجیب ہے ابھی نہ لڑنے کا فیصلہ تھا، ابھی لڑنے کا فیصلہ ہو گیا ہے وجہ کیا ہے؟ جواب آ گیا یہی تو دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ یہی تو دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم ہے چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلا لیا سب کو بٹھالیا یہ معمولی کام ہوتا رہ اس کا ذکر نہ کرتے یہ دفاع اتنا اہم کام تھا خدا نے اس کا ذکر قرآن میں کیا۔

پشاور والو! صرف قرآن نے نہیں کہا بلکہ جس درخت کے نیچے محمد کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بیعت میں حصہ لیا خدا نے اس درخت کا ذکر بھی قرآن میں کر دیا ہے اور ایک بات اور کہہ دوں وہ درخت کیکر ہے، علماء موجود ہیں میں نے کہا کیکر کے درخت کی تو کوئی اہمیت نہیں ہے انہوں نے کہا بات اب درخت کی نہیں رہی بات تو اب دفاع کی آگئی ہے بات اب درخت کی نہیں بات اب صحابہ رضی اللہ عنہم کی آگئی ہے رہا اس درخت کا ذکر کیوں کیا جواب آیا اس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے سایہ کیا۔ میں نے کہا ہمیں کیکر کا درخت سمجھ لو۔

نسبت صحابہ رضی اللہ عنہم سے جڑ گئی تو اعظم طارق چمکتا ہوا نظر آتا ہے

ہماری اہمیت ہے کوئی نہیں لیکن نسبت یہاں جڑے تو اہمیت بدل جاتی ہے مجھے کسی نے کہا وہ کیسے میں نے کہا آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں میں جب اس اہمیت کو دیکھنے کے لئے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں گیا نہیں سمجھے تو مجھے تین سو سے زائد (M.N.A) نظر آئے سب پر نظریں دوڑائیں تو اعظم سب سے جدا نظر آیا ہے میں نے کہا وہ بھی (M.N.A) ہیں یہ بھی (M.N.A) ہے فرق کیا ہے اس نے کہا یہ درخت کیکر ہے یہ دفاع میں آیا ہے۔ آؤ پشاور والو آپ کے سرحد اسمبلی میں جاؤں میں نے کہا ممبر تو بہت تھے۔ مگر یہ بھی تھا ممبر تو آج بھی ہے کبھی نکلتے ہیں، کبھی نکلتے ہی نہیں، کبھی نکلتے ہی نہیں کبھی نہ نکلتے ہوئے ڈرتے ہیں، کبھی نکلتے ہوئے ڈرتے ہیں اور ایک وہ تھا جس کے لئے پورے ایران

اپنے جانے والے لایوں نہیں لاتا تصویریں لے آؤ۔ نیٹ پر دکھا دے پتہ چل جائے گا نور کہاں ہے، ظلمت کہاں ہے، چہرہ بجھا ہوا کس کے پاس ہے، چہرہ منور کس کے پاس ہے میرا جو شہید دیکھے گا اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا، قبر دیکھے گا، خوشبو آرہی ہوگی یہ ہماری کامیابی کی دلیلیں ہیں۔ ہم دفاع کو ایمان، غیرت، جذبہ ایمانی سمجھتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے ایمان کا حصہ ہیں زور سے دفاع کرو گے؟ (کریں گے) کرو گے نہیں کرو گے (کریں گے) میں نے کہا دفاع کون کرتا ہے (غیرت مند) زور سے میرے جملے لفظ غیرت مند پہ سوچ کر کے اب ہاتھ کھڑے کرو، دفاع کرو گے، نہیں کرو گے (کریں گے) دفاع کرو گے نہیں کرو گے (کریں گے)

میرے دفاع کا مقصد کسی سے لڑائی نہیں، کسی کو مارنا نہیں، دہشت گردی نہیں، قتل و غارت گری نہیں، میں کیا کہنا چاہتا ہوں، دفاع کا مطلب صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف ہے۔ ہر گلی، ہر کوچہ، ہر بازار، ہر شہر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدح صحابہ رضی اللہ عنہم ایک دھوم مچا دیں گے۔

ہم مدح صحابہ کی اک دھوم مچا دیں گے

یہ جذبہ ایمان عالم کو دکھا دیں گے

دکھاؤ گے نہیں، دکھاؤ گے (دکھائیں گے) یونٹیں بناؤ گے (بنائیں گے) یونٹیں

بناؤ گے (بنائیں گے ان شاء اللہ) ورکر بنو گے رکنیت سازی کرو گے۔ اللہ تعالیٰ میرا اور آپ

کا حامی و ناصر ہو صحت باقی زندگی رہی ملاقات ہوگی۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین